السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیعہ ہمیشہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ نو اور دس محرم کو ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ محبت کی دلیل ہے ، اور ایسے عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے یوسف کی گمشدگی پر (یآسفی علی یوسف) کہا تھا : ۔ برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ قرآن وسنت کی روشنی میں سینہ کوبی اور ماتم کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عاشوراء میں شیعہ حضرات جو ماتم وسینہ کوبی کرتے ہیں ، اور اپنے آپ کو زنجیروں اور چھریاں وغیرہ مارتے ہیں ، اور تلواروں کے ساتھ اپنے سر زخمی کرتے اور خون نکالتے ہیں دین اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں ہے ، بلکہ یہ عمل اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے ، اور اپنی امت کے لیے ایسی کوئی چیز مشروع نہیں فرمائی اور نہ ہی اس ماتم کے قریب بھی کچھ مشروع کیا ہے کہ اگر کوئی عظیم مقام ورتبہ والا شخص فوت ہو جائے یا کوئی شہید ہو جائے تو اس کے ماتم میں ایسی خرافات کی جائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کئی ایک کبار صحابہ کرام کی شہادت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی موت پر غمزدہ بھی ہوئے مثلا حمزہ بن عبد المطلب اور زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو شیعہ حضرات کرتے ہیں ، اور اگر یہ کام خیر و بھلائی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہم سے سبقت لے جاتے

اور پھر یعقوب علیہ السلام نے سینہ کوبی نہیں کی ، اور نہ ہی اپنے چہرے کو زخمی کیا ، اور نہ خون بہایا ، اور نہ ہی اس دن کو جس میں یوسف علیہ السلام گم ہوئے تھے تہوار بنایا اور نہ ہی اس روز کو ماتم کے لیے مختص کیا ، بلکہ وہ تو اپنے پیارے اور عزیز بیٹے کو یاد کرتے اور اس کی دوری سے پریشان وغمزدہ ہوتے تھے ، اور یہ ایسی چیز ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کو روک سکتا ہے ، بلکہ ممانعت وبرائی تو اس عمل میں ہے جو جاہلیت کے امور بطور وراثت لے کر اپنائے جائیں جن سے اسلام نے منع کر دیا ہو

بخاری ومسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ"

(صحیح بخاری حدیث نمبر (1294) صحیح مسلم حدیث نمبر (103)

" جس نے بھی رخسار پیٹے اور گریبان چاک کیا اور جاہلیت کی آوازیں لگائیں وہ ہم میں سے نہیں ہے "

چنانچہ یوم عاشوراء کے دن شیعہ حضرات جو غلط کام کرتے ہیں اس کے دین اسلام میں کوئی دلیل نہیں ملتی ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے کسی ایک کو بھی اس کی تعلیم نہیں دی ، اور نہ ہی کسی صحابی یا کسی دوسرے کی موت پر ایسے اعمال کیے ، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت پر صحابہ کرام نے بھی ایسا نہیں کیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی مصیبت تو حسین رضی اللہ تعالی کی موت سے بھی زیادہ ہے

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ہر مسلمان کو چاہیے کہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل ہونے پر غمزدہ ہو ، کیونکہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ مسلمانوں کے سردار اور علماء صحابہ کرام میں سے تھے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور آپ کی اس بیٹی کی اولاد میں سے ہیں جو سب بیٹیوں سے افضل تھی ، اور پھر حسین رضی اللہ تعالی عنہ عابد وزاہد اور سخی وشجاعت وبہادری کا وصف رکھتے تھے

لیکن شیعہ حضرات جو کچھ کرتے ہیں اور جزع وفزع اور غم کا اظہار جس میں اکثر طور پر تصنع وبناوٹ اور ریاء ہوتی ہے ان کا یہ عمل اچھا نہیں ، حالانکہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے والد علی رضی اللہ تعالی عنہ تو حسین سے افضل تھے انہیں شہید کیا گیا لیکن وہ اس کے قتل ہونے پر ماتم نہیں کرتے جس طرح وہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل ہونے والے دن ماتم کرتے ہیں

کیونکہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے والد علی رضی اللہ تعالی عنہ کو چالیس ہجری سترہ رمضان المبارک جمعہ کے روز اس وقت قتل کیا گیا جب وہ نماز فجر کی ادائیگی کے لیے جا رہے تھے ، اور اسی طرح اہل سنت کے ہاں عثمان رضی اللہ تعالی عنہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل ہیں انہیں محاصرہ کر کے ان کے گھر میں چھتیس ہجری ماہ ذوالحجہ کے ایام تشریق میں شہید کیا گیا ، اور انہیں رگ رگ کاٹ کر ذبح کیا گیا ، لیکن لوگوں نے ان کے قتل کے دن کو ماتم نہیں بنایا

اور اسی طرح عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ عثمان اور علی رضی اللہ تعالی عنہما سے افضل ہیں انہیں نماز فجر پڑھاتے ہوئے محراب میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے شہید کیا گیا لیکن لوگوں نے ان کی موت کے دن کو ماتم کا دن نہیں بنایا

اور اسی طرح ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ان سے افضل تھے اور لوگوں نے ان کی موت کے دن کو ماتم والا دن نہیں بنایا، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا و آخرت میں اولاد آدم کے سردار ہیں آپ کو بھی اسی طرح قبض کیا گیا اور فوت کیا گیا جس طرح پہلے انبیاء کو فوت کیا گیا، لیکن کسی ایک نے بھی ان کی موت کو ماتم نہیں بنایا، اور وہ ان رافضی جاہلوں کی طرح کریں جس طرح وہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل ہونے کے دن خرافات کرتے ہیں

اس طرح کی مصیبتوں کے وقت سب سے بہتر وہی عمل ہے جو حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے نانا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''ما من مسلم يصاب بمصيبة فيتذكرها وإن تقادم عهدها فيحدث لها استرجاعا إلا أعطاه الله من الأجر مثل يوم أصيب بها''

" جس کسی مسلمان کو بھی کوئی مصیبت پہنچی ہو اور وہ مصیبت یاد آئے چاہے وہ پرانی ہی ہو چکی ہو تو وہ نئے سرے سے دوبارہ ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھے تو اللہ تعالی اسے اس مصیبت کے پہنچنے والے دن جتنا ہی اجر و ثواب عطا کرتا ہے "

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے " انتہی دیکھیں : البدایۃ والنھایۃ (221/8).

اور ایک مقام پر لکھتے ہیں :

" چوتھی صدی ہجری کے آس پاس بنو بویہ کے دور حکومت میں رافضی شیعہ حضرات اسراف کا شکار ہوئے اور بغداد وغیرہ میں یوم عاشوراء کے موقع پر ڈھول پیٹے جاتے اور راستوں اور بازاروں میں ریت وغیرہ پھیلا دی جاتی اور دکانوں پر ٹاٹ لٹکا دیے جاتے، اور لوگ غم و حزن کا اظہار کرتے اور روتے، اور ان میں سے اکثر لوگ اس رات پانی نہیں پیتے تھے تا کہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی موافقت ہو؛ کیونکہ وہ پیاسے قتل ہوئے تھے

پھر عورتیں چہرے ننگے کر کے نکلتیں اور اپنے رخسار پیٹتیں اور سینہ کوبی کرتیں ہوئی بازاروں سے ننگے پاؤں گزرتیں اور اسکے علاوہ بھی کئی ایک قبیح قسم کی بدعات اور شنیع خواہشات اور اپنی جانب سے ایجاد کردہ تباہ کن اعمال کرتے، اور اس سے وہ حکومت بنوامیہ کو برا قرار دیتے کیونکہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ ان کے دور حکومت میں قتل ہوئے تھے

لیکن اہل شام کے نواصب نے شیعہ و رافضیوں کے برعکس کام کیا، وہ یوم عاشوراء میں دانے پکا کر تقسیم کرتے اور غسل کر کے خوشبو لگا کر بہترین قسم کا لباس زیب تن کرتے اور اس دن کو تہوار اور عید بنا لیتے اور مختلف قسم کے کھانے تیار کر کے خوشی و سرور کا اظہار کرتے، ان کا مقصد رافضیوں کی مخالفت اور ان سے عناد ظاہر کرنا تھا " انتہی دیکھیں : البدایۃ والنھایۃ (220/8).

جس طرح اس دن ماتم کرنا بدعت ہے اسی طرح اس دن خوشی و سرور ظاہر کرنا اور جشن منانا بھی بدعت ہے، اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے سبب میں شیطان نے لوگوں میں دو قسم کی بدعات ایجاد کروائیں ایک تو یوم عاشوراء کے دن ماتم کرنا اور غم و حزن کا اظہار اور سینہ کوبی کرنا اور مرثیے پڑھنا اور دوسری بدعت خوشی و سرور کا اظہار کرنا

ان لوگوں نے غم و حزن اور ماتم ایجاد کیا اور دوسروں نے اس کے مقابلہ میں خوشی و سرور کی ایجاد کی اور اس طرح وہ یوم عاشوراء کو سرمہ ڈالنا اور غسل کرنا اور اہل و عیال کو زیادہ کھلانا پلانا اور عادت سے ہٹ کر انواع و اقسام کے کھانا تیار کرنا جیسی بدعت ایجاد کرلی، اور ہر بدعت گمراہی ہے آئمہ اربعہ وغیرہ دوسرے مسلمان علماء نے نہ تو اسے اور نہ ہی اس کو مستحب قرار دیا ہے " انتہی (ماخوذ از : منہاج السنۃ (554/4) مختصرا)

یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ ان غلط قسم کے اعمال کی پشت پناہی دشمنان اسلام کرتے ہیں تا کہ وہ اپنے گندے مقاصد تک پہنچ سکیں اور اسلام اور مسلمانوں کی صورت کو مسخ کر کے دنیا میں پیش کریں، اسی سلسلہ میں موسی الموسوی اپنی کتاب " الشیعۃ والتصحیح " میں لکھتے ہیں :

" لیکن اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے سوگ میں دس محرم کے دن سینہ کوبی کرنا اور سروں پر تلواریں مار کر سر زخمی کرنا اور زنجیر زنی کرنا ہندوستان سے انگریز دور حکومت کے وقت ایران اور عراق میں داخل ہوا، اور انگریزوں نے شیعہ کی جہالت اور امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے محبت کو موقع غنیمت جانتے ہوئے انہیں سروں پر بیرنگ مارنے کی تعلیم دی، حتی کہ ابھی قریب تک طہران اور بغداد میں برطانوی سفارت خانے ان حسینی قافلوں کی مالی مدد کیا کرتے تھے جو اس دن سڑکوں پر نکلنے جاتے، اس کے پیچھے غرض صرف سیاسی اور انگریزی استعمار و غلبہ تھا تا کہ وہ اس کو بڑھا کر اس کی آبیاری کریں، اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے معاشرے اور آزاد میڈیا کے سامنے ایک معقول بہانا مہیا کرنا چاہتے تھے جو برطانیہ کا ہندوستان اور دوسرے اسلامی ملکوں میں قبضہ کی مخالفت کرتے تھے

اور وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ ان ممالک میں بسنے والے وحشی ہیں جو تربیت کے محتاج ہیں کہ انہیں جہالت اور وحشیوں کی وادی سے نکال کر ترقی یافتہ معاشرہ بنایا جائے، اس طرح یورپی اور انگریزی روزناموں اور میگزینوں میں تصاویر شائع کی جاتیں کہ ہزاروں افراد کے قافلے عاشوراء کے موقع پر زنجیر زنی سے ماتم کر کے بازاروں میں گھوم رہے ہیں اور سروں پر تلوار اور بیرنگ سے خون نکالا گیا ہے

اس طرح یہ استعماری تھنک ٹینک ان ممالک میں قبضہ اور استعمار کو ایک انسانی واجب بنا کر پیش کرتے، اور کہتے کہ ان ممالک کی یہ ثقافت ہے اس لیے اسے ترقی کی ضرورت ہے اور کہا جاتا ہے کہ انگریز قبضہ کے وقت عراق کے وزیر اعظم " یاسین ہاشمی " نے جب لندن کا دورہ کیا اور انگریزوں سے وائسرائے کے نظام کو ختم کرنے کا کہا تو انگریز کہنا لگا : ہم عراق میں عراقی لوگوں کی مدد کے لیے ہیں تا کہ وہ سعادت حاصل کریں اور بربریت سے نکلنے کی نعمت حاصل کرسکیں تو اس بات سے " یاسین ہاشمی " غصہ میں آیا اور ناراض ہو کر مذاکرات کے کمرہ سے نکل آیا، لیکن انگریز نے بڑی چالاکی دکھاتے ہوئے اس سے معذرت کی اور بڑے احترام سے اسے عراق کے متعلق ایک فلم دیکھنے کی درخواست کی جس میں حسینی قافلے نجف و کربلاء اور کاظمیہ کی سڑکوں پر سینہ کوبی اور زنجیر زنی کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا، گویا کہ انگریز اسے یہ کہنا چاہتے تھے : کیا یہ قوم اتنی ہی گری ہوئی ہے جس میں ذرا بھی ترقی کی رمق نہیں جو اپنے ساتھ یہ سلوک کر رہی ہے ؟!" انتہی

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1